بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودہ ستارے (۱۴)

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی قبلہ مدظلہ

صدر اعلیٰ پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

۵

ابو عبد اللہ

حضرت

امام حسینؑ علیہ السلام

شہیدِ کربلا

حسینؑ تو نے تہِ تیغ وہ کیا سجدہ
کہ فخر کرتی ہے جس پہ طاعت بھی اس اطاعت کے

کہ عبدیت کو فقط افتخار ہے مولا
الوہیت بھی ہے نازاں تری عبادت کے

(صابر تھارانی، کراچی)

امام حسینؑ سینۂ رسولؐ پر

صحابیٔ رسولؐ ابوہریرہ راوی حدیث کا بیان ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ رسولِ کریم لیٹے ہوئے ہیں اور امام حسینؑ نہایت کمسنی کے عالم میں ان کے سینۂ مبارک پر ہیں۔ ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے حسین تو میرے سینے پر کود چنانچہ امام حسین آپ کے سینۂ مبارک پر کودنے لگے۔ اس کے بعد حضور صلعم نے امام حسین کا منہ چوم کر خدا کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پالنے والے میں اسے بے حد چاہتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ امام حسینؑ کا لعابِ دہن اور ان کی زبان اس طرح چوستے تھے جس طرح کھجور کوئی چوسے۔ (ارجح المطالب ص۳۵۹، ص۳۶۱) استیعاب جلد۱ ص۱۴۴، اصابہ جلد۲ ص۱۱، کنز العمال جلد۷ ص۱۰۴، کنوز الحقائق ص۵۹)۔

حسنینؑ میں خوشنویسی کا مقابلہ

رسولِ کریمؐ کے شہزادے امام حسن اور امام حسین نے ایک دن ایک تحریر لکھی۔ پھر دونوں آپس میں مقابلہ کرنے لگے کہ کس کا خط اچھا ہے، جب باہمی فیصلہ نہ ہو سکا تو فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے فرمایا علی کے پاس جاؤ۔ علی نے کہا رسولِ خدا سے فیصلہ کراؤ۔ رسولِ کریمؐ نے ارشاد کیا۔ اے نورِ نظر اس کا فیصلہ تو میری لختِ جگر فاطمہ ہی کرے گی۔ اس کے پاس جاؤ۔ بچے دوڑے ہوئے پھر ماں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ماں نے گلے لگا لیا۔ اور کہا اے میرے دل کی امیدو، تم دونوں کا خط بہترین ہے اور دونوں نے بہت خوب لکھا ہے۔ لیکن بچے نہ مانے اور یہی کہتے رہے، مادرِ گرامی دونوں کو سامنے رکھ کر صحیح فیصلہ دیجئے۔ ماں نے کہا اچھا بیٹا، لو اپنا گلوبند توڑتی ہوں۔ اس کے دانے چنو، فیصلہ خدا کرے گا۔ سات دانوں کا گلوبند توڑا، زمین پر دانے بکھرے۔ بچوں نے ہاتھ بڑھائے اور تین تین دانوں پر دونوں نے قبضہ کر لیا۔ ایک دانہ جو رہ گیا۔ اس کی طرف دونوں کے ہاتھ برابر سے بڑھے حکمِ خدا از عالم ہوا۔ جبرئیل دانہ کے دو ٹکڑے کر دو۔ ایک حسن نے لے لیا ایک حسین نے اٹھایا۔ ماں نے بڑھ کر دونوں کے بوسے لے لیے اور کہا کیوں؟ بچو میں نہ کہتی تھی کہ تم دونوں کے خط اچھے ہیں اور ایک کی دوسرے کے خط پر ترجیح نہیں ہے۔ (خلاصۃ المصائب ص۳۳۵) قاری عبدالودود شمس لکھنوی خلفِ مولوی عبدالحکیم استاد مولوی شیخ عبدالشکور مدیر النجم پاٹا نالہ لکھنؤ۔ بھارت، اپنے ایک قصیدے میں لکھتے ہیں ؎

دونوں بھائی ایک دن مادر سے یہ کہنے لگے	آپ فرمائیں کہ لکھنا کس کو بہتر آ گیا
سات موتی رکھ کے فرمایا کہ جو زائد اٹھائے	ایک موتی دو ہوا حصہ برابر آ گیا

جنت کے کپڑے اور فرزندانِ رسولؐ کی عید

امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا بچپنا ہے۔ عید آنے کو ہے۔ اور ان اسخیائے عالم کے گھر میں نئے کپڑے کا کیا ذکر پرانے کپڑے بلکہ نانِ جویں تک نہیں ہے۔ بچوں نے ماں کے گلے میں بانہیں ڈال دیں

مادرِ گرامی اطفالِ مدینہ عید کے دن زرق برق کپڑے پہن کر نکلیں گے اور ہمارے پاس بالکل لباس نو نہیں ہے۔ ہم کس طرح عید منائیں گے۔ ماں نے کہا بچو گھبراؤ نہیں، تمہارے کپڑے درزی لائے گا۔ عید کی رات آئی۔ بچوں نے ماں سے پھر کپڑوں کا تقاضا کیا۔ ماں نے وہی جواب دے کر نونہالوں کو خاموش کر دیا۔ ابھی صبح نہیں ہونے پائی تھی کہ ایک شخص نے دق الباب کیا، دروازہ کھٹکھٹایا۔ فضہ دروازے پر گئیں۔ ایک شخص نے ایک بقچہ لباس دیا۔ فضہ نے سیدۂ عالم کی خدمت میں اسے پیش کیا۔ اب جو کھولا تو اس میں دو چھوٹے چھوٹے عمامے دو قبائیں دو عبائیں غرضیکہ تمام ضروری کپڑے موجود تھے۔ ماں کا دل باغ باغ ہو گیا۔ وہ تو سمجھ گئیں کہ یہ کپڑے جنت سے آئے ہیں لیکن منہ سے کچھ نہیں کہا۔ بچوں کو جگایا کپڑے دیئے۔ صبح ہوئی۔ بچوں نے جب کپڑوں کے رنگ کی طرف توجہ کی تو کہا مادرِ گرامی یہ تو سفید کپڑے ہیں۔ اطفالِ مدینہ رنگین کپڑے پہنے ہوں گے۔ اماں جان ہمیں رنگین کپڑے چاہئیں۔ حضورِ انور کو اطلاع ملی، تشریف لائے۔ فرمایا گھبراؤ نہیں تمہارے کپڑے ابھی ابھی رنگین ہو جائیں گے۔ اتنے میں جبرئیل آفتابہ لیے ہوئے آپہنچے۔ انھوں نے پانی ڈالا محمد مصطفےٰ کے ارادے سے کپڑے سبز اور سرخ ہو گئے۔ سبز جوڑا حسن نے پہنا سرخ جوڑا حسین نے زیبِ تن کیا۔ ماں نے گلے لگایا۔ باپ نے بوسے دیئے نانا نے اپنی پشت پر سوار کر کے مہار کے بدلے زلفیں ہاتھوں میں دے دیں اور کہا، میرے نونہالو، رسالت کی باگ تمہارے ہاتھ میں ہے جدھر چاہو موڑ دو اور جہاں چاہو لے چلو (روضۃ الشہداء ص۱۸۹ بحار الانوار) بعض علماء کا کہنا ہے کہ سرورِ کائنات بچوں کو پشت پر بٹھا کر دونوں ہاتھوں اور پیروں سے چلنے لگے اور بچوں کی فرمائش پر اونٹ کی آواز منہ سے نکالنے لگے۔ (کشف المحجوب)۔

گریۂ حسینی اور صدمۂ رسولؐ

امام شبلنجی اور علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ زید ابن زیاد کا بیان ہے کہ ایک دن آنحضرت صلعم خانۂ عائشہ سے نکل کر کہیں جا رہے تھے راستہ میں فاطمہ زہرا کا گھر پڑا۔ اس گھر سے امام حسین کے رونے کی آواز برآمد ہوئی۔ آپ داخل ہو گئے اور فرمایا اے فاطمہ "الم تعلمی ان بکاءہ یوذینی"۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حسین کے رونے سے مجھے کس قدر تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے۔ (نور الابصار ص۱۱۲ و مجمع الزوائد ہیثمی جلد۹ ص۲۰۱ و ذخائر العقبیٰ ص۱۲۳)۔ بعض علماء کا بیان ہے کہ ایک دن رسولِ خدا کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک مدرسہ کی طرف سے گزر ہوا۔ ایک بچہ کے رونے کی آواز گوش زد ہوئی جو حسین کی آواز سے بہت زیادہ مشابہ تھی۔ آپ داخلِ مدرسہ ہوئے اور استاد کو ہدایت کی کہ اس بچہ کو نہ مارا کرو۔ کیونکہ اس کی آواز میرے بچے حسین کی آواز سے بہت مشابہ ہے۔

امام حسینؑ کی سرداری جنت

پیغمبرِ اسلام کی یہ حدیث مسلمات اور متواترات سے ہے کہ "الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ"